۲ بھارت کی خارجہ پالیسی کی پیش رفت

اس سبق میں ہم نیا کیا سیکھنے والے ہیں؟
بین الاقوامی نظام ، اس کی نوعیت اور گزشتہ صدی میں سرد جنگ اوراس کے اثرات وغیرہ کوسمجھ لینے کے بعد اب ہم ان سے متعلق دیگر موضوعات کا تعارف حاصل کریں گے۔ اسی کے مطابق ہم خارجہ پالیسی کا مفہوم، اس پر اثر انداز ہونے والے عوامل اور بھارت کی خارجہ پالیسی کی نوعیت سمجھیں گے۔

خارجہ پالیسی

مفہوم اور اہمیت : تمام ممالک ایک بین الاقوامی نظام کا حصہ ہوتے ہیں۔ ان میں سے کچھ ممالک خود کفیل نہیں ہوتے اس لیے بین الاقوامی نظام میں باہمی انحصار کے تصوّر کو بھی آپ نے سمجھ لیا ہے۔ یہ باہمی انحصار محض چند ممالک کے فائدے تک محدود نہیں ہونا چاہیے۔ اسے ہر ملک کے لیے فائدہ مند بنانے کی کوشش کرنا پڑتی ہے۔ ہر ملک اپنے طور پر یہ فیصلہ کرتا ہے کہ اسے کس ملک سے دوستی کرنا چاہیے۔ کس گروہ میں شامل ہونا چاہیے یا بین الاقوامی سیاست میں کیا کردار ادا کرنا ہے۔ اس طرح کے فیصلے نہایت غور وفکر کے بعد کرنے پڑتے ہیں۔ اس فکری نظام کو 'خارجہ پالیسی' کہا جاتا ہے۔ ہر آزاد اور مقتدر ملک اپنی خارجہ پالیسی طے کرتا ہے۔ اسی لیے ملکوں کے باہمی تعلقات کا مطالعہ کرنے والوں کے لیے بین الاقوامی سیاست میں خارجہ پالیسی کو نہایت اہمیت حاصل ہوتی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ہمیں کسی ملک کا مطالعہ کرنا ہو تو اس ملک کے دستور اور خارجہ پالیسی کو سمجھنا بہت ضروری ہوتا ہے۔

قومی مفاد : ہم نے مختصراً خارجہ پالیسی کو سمجھا ہے۔ قومی مفاد اور خارجہ پالیسی میں قریبی تعلق ہوتا ہے۔ خارجہ پالیسی کے ذریعے ہی قومی مفادات کا تحفظ کیا جاسکتا ہے۔ اس لیے خارجہ پالیسی کا مطالعہ کرنے سے قبل ہمیں قومی مفاد کا مفہوم اور اہمیت سمجھنا چاہیے۔

قومی مفاد یعنی اپنے ملک کی آزاد اور مقتدر حیثیت کے تحفّظ کے لیے کی جانے والی تدبیریں۔ اپنی معاشی ترقی کے ذریعے اپنی قوت میں اضافے کی کوششیں بھی قومی مفاد میں شامل ہیں۔ جب اپنے ملک کے لیے مفید اور موافق معاملات پر غور وفکر کر کے فیصلے کیے جاتے ہیں اسے ہم 'قومی مفاد' کا تحفّظ کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے کسی بھی ملک کے قومی مفاد میں مندرجہ ذیل عوامل کا شمار ہوتا ہے۔

- اپنے ملک کی آزادی، مقتدر حیثیت اور سالمیت کی حفاظت کرنا یعنی دفاع اعلیٰ ترین قومی مفاد ہوتا ہے۔
- معاشی ترقی بھی ایک اہم قومی مفاد ہے۔ معاشی اعتبار سے کمزور ملک کے لیے اپنی آزادی کی حفاظت کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اس لیے دفاع کے ساتھ ساتھ معاشی ترقی بھی ایک اہم قومی مفاد مانا جاتا ہے۔

قومی مفاد اور خارجہ پالیسی : دفاع اور معاشی ترقی جیسے قومی مفادات کے تحفّظ کے پیش نظر خارجہ پالیسی تشکیل دی جاتی ہے۔ اسی لیے قومی مفاد کو اگر مقصد مان لیا جائے تو خارجہ پالیسی اس مقصد کے حصول کا ذریعہ ثابت ہوتا ہے۔ ملکوں کے مقاصد میں وقت اور حالات کے مطابق تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں۔ اسی لحاظ سے قومی مفادات بھی تبدیل ہوتے ہیں۔ ان تبدیلیوں کی عکاسی خارجہ پالیسی میں ہوتی ہے۔ اسی لیے خارجہ پالیسی متغیر ہوتی رہتی ہے۔

آئیے، گفتگو کریں۔

اگر خارجہ پالیسی میں وقت اور حالات کے مطابق تبدیلی ہوتی ہے تب بھی کچھ ممالک کی خارجہ پالیسی بنیادی قدروں پر مبنی ہوتی ہے۔ مثلاً بھارت کی خارجہ پالیسی عالمی امن، انسانی حقوق اور سلامتی کی قدروں پر مبنی ہے۔ آپ کی رائے میں ان قدروں کے حصول کے لیے خارجہ پالیسی میں کون سی شقیں ہونی چاہئیں۔

خارجہ پالیسی متعین کرنے والے عوامل : بین الاقوامی نظام میں کس ملک سے کس قسم کا تعلق رکھا ہے، اسی پر خارجہ پالیسی کی بنیاد ہوتی ہے لیکن خارجہ پالیسی پر اس کے علاوہ بھی چند عوامل اثر انداز ہوتے ہیں۔

۱۔ **ملک کا جغرافیائی محلِ وقوع** : آپ نے گلوب یا دنیا کا سیاسی نقشہ دیکھا ہوگا۔ اس کی مدد سے آپ کسی بھی ملک کا جغرافیائی محلِ وقوع دیکھ سکتے ہیں۔ کچھ ممالک دیگر ممالک سے کافی فاصلے پر واقع ہوتے ہیں اور کچھ ممالک ایک دوسرے کے پڑوسی ممالک ہوتے ہیں۔ کچھ ممالک کو وسیع تر ساحلی علاقہ میسر ہے تو کچھ ممالک معدنی دولت سے مالا مال ہیں۔ مختصراً یہ کہ کسی ملک کا رقبہ، آبادی، زمین کی قسم، ملک کو میسر ساحلی علاقہ، قدرتی وسائل وغیرہ عوامل پر خارجہ پالیسی کے تعین کے دوران غور وفکر کیا جاتا ہے۔

۲۔ **سیاسی نظام** : جمہوری طرز کے سیاسی نظام میں پارلیمنٹ کو خارجہ پالیسی تدوین کرنے میں اہم مقام حاصل ہوتا ہے کیونکہ خارجہ پالیسی سے متعلق مختلف موضوعات پر پارلیمنٹ میں مباحثے ہوتے ہیں۔ حزبِ مخالف جماعتیں سوالوں کے ذریعے خارجہ پالیسی پر قابو رکھتی ہیں۔

وفاقی نظام کے حامل ممالک کو خارجہ پالیسی طے کرتے وقت اپنی ریاستوں کا بھی خیال کرنا ہوتا ہے کیونکہ ان ریاستوں پر پڑوسی ممالک میں وقوع پذیر ہونے والے واقعات کا اثر ہوتا ہے۔ مثلاً سری لنکا کے واقعات کا تامل ناڈو پر، بنگلہ دیش کے واقعات کا مغربی بنگال اور شمال مشرقی ریاستوں پر اثر پڑتا ہے۔

ایسا کیوں کرنا پڑتا ہے؟

اپنے ملک کا امن اور استحکام جتنا ضروری ہوتا ہے اتنا ہی اہم پڑوسی ملک کا امن اور استحکام ہوتا ہے۔ اس لیے بھارت کو پڑوسی ممالک میں جمہوریت کے قیام کی کوشش کرنا پڑتی ہے۔

۳۔ **معیشت** : جدید دور میں کسی بھی ملک کی خارجہ پالیسی کے تعین میں معاشی حالت کو نہایت اہمیت حاصل ہوگئی ہے۔ معاشی ترقی ہر ملک کے لیے اہم ترین مقصد بن چکا ہے۔ جس کی وجہ سے خارجہ پالیسی پر معیشت کے دو قسم کے اثرات ہوتے ہیں۔

(۱) ملک کی معیشت کو مضبوط کرنے کے لیے دیگر ممالک سے قائم کیے جانے والے معاشی تعلقات، درآمدات اور برآمدات، عالمی تجارت میں شمولیت جیسے عوامل خارجہ پالیسی کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

(۲) موجودہ بین الاقوامی نظام میں معاشی سلامتی کا موضوع بھی قومی سلامتی جتنا ہی اہم مانا جاتا ہے۔ معاشی سلامتی جتنی مستحکم ہوگی اس ملک کو اتنا ہی طاقتور تسلیم کیا جاتا ہے۔ معاشی طور پر مضبوط ممالک کا انحصار دوسرے ملکوں پر کم ہوتا ہے اور وہ اپنی خارجہ پالیسی آزادی کے ساتھ طے کر سکتے ہیں۔

۴۔ **سیاسی قیادت**: خارجہ پالیسی کے تعین میں صدرِ جمہوریہ، وزیرِ اعظم، وزیرِ خارجہ، وزیرِ دفاع، وزیرِ مالیات اور وزیرِ داخلہ اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

کیا آپ اس بات سے متفق ہیں؟ اگر ہیں تو کیوں اور اگر نہیں تو کیوں نہیں؟ تفصیل سے لکھیے۔

ملک کی معاشی قوت میں اضافہ کرنے کے لیے صرف غریبی دور کرنے پر زور نہ دیتے ہوئے املاک اور قوتِ خرید میں اضافے کی کوششیں بھی کی جانی چاہئیں۔

خارجہ پالیسی میں استقامت اور اس میں بہتری کی کوششیں ان عہدوں پر فائز لوگ کرتے ہیں۔ مثلاً پنڈت جواہر لال نہرو نے بھارت کی خارجہ پالیسی میں عدم وابستگی کو شامل کیا۔ اٹل بہاری واجپائی نے بھارت - چین تعلقات کی بہتری کے لیے اہم کردار ادا کیا۔

فہرست مکمل کیجیے۔

مندرجہ ذیل میں چند رہنماؤں کے نام اور ان کی خدمات کے بارے میں معلومات دی ہوئی ہے۔ مثلاً لال بہادر شاستری : تاشقند معاہدہ۔ اسی طرح مندرجہ ذیل فہرست مکمل کیجیے۔

(الف) اندرا گاندھی : ....

(ب) راجیو گاندھی : ....

(ج) اٹل بہاری واجپائی : ....

مندرجہ ذیل پالیسیوں پر عمل پیرا ہونے والے وزرائے اعظم کے نام لکھیے۔

(الف) .... : مشرق کی جانب دیکھیے۔

(ب) .... : بین الاقوامی سطح سے بھارت میں سرمایہ کاری بڑھانے کی کوششیں

۵۔ انتظامی عوامل : خارجہ پالیسی تیار کرنے میں خارجہ اُمور کی وزارت، خارجہ سکریٹری، بیرونِ ملک سفارت خانہ، سیاسی عہدیدار وغیرہ جیسے انتظامی عوامل شامل ہوتے ہیں۔ خارجہ پالیسی سے متعلق آخری فیصلے کا اختیار اگرچہ وزیر اعظم اور ان کی وزرا کونسل کو ہوتا ہے لیکن اس فیصلے تک پہنچنے میں انتظامی مشینری ان کی مدد کرتی ہے۔ خارجہ پالیسی کے لیے لازمی معلومات کا حصول، اس کا تجزیہ اور اس سے متعلق صلاح و مشورے دینے جیسے کام انتظامیہ کے عہدیداران انجام دیتے ہیں۔ ان کے علاوہ قومی سلامتی کے مشیر بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

آپ کیا کریں گے؟

آپ معتمدِ خارجہ یعنی خارجہ سکریٹری کے عہدے پر کام کرتے ہیں۔ وزیرِ اعظم چین کا دورہ کرنے والے ہیں۔ خارجہ سکریٹری کی حیثیت سے آپ وزارتِ خارجہ کی جانب سے وزیرِ اعظم کو مذاکرات کے لیے کون سے موضوعات تجویز کریں گے؟

بھارت کی خارجہ پالیسی

خارجہ پالیسی کے بارے میں ابتدائی معلومات حاصل کر لینے کے بعد اب ہم بھارت کی خارجہ پالیسی کے بارے میں مزید واقفیت حاصل کریں گے۔

۱۹۴۷ء میں آزادی کے بعد سے ہی بھارت نے اپنی خارجہ پالیسی آزادانہ طور پر تشکیل دینا شروع کر دی تھی۔ بھارت کے دستور میں رہنما اُصولوں کے تحت ملک کی خارجہ پالیسی کے تعین سے متعلق شقیں موجود ہیں۔ رہنما اُصولوں کی دفعہ ۵۱ کے مطابق خارجہ پالیسی کا ایک خاکہ واضح کیا گیا ہے جس میں وضاحت کی گئی ہے کہ بھارت عالمی امن و سلامتی کی نگہداشت کو ترجیح دے اور اپنے بین الاقوامی مسائل یا تنازعات کو پرامن طریقے سے حل کرے۔ دیگر ممالک سے دوستانہ تعلقات اور بین الاقوامی قوانین کا احترام بھی ہماری خارجہ پالیسی کے مقاصد کا حصہ ہے۔ بھارت کی اب تک کی خارجہ پالیسیاں اسی خاکے کے تحت تیار کی گئی ہیں۔

بھارت کے دستور کی دفعہ ۵۱

- بین الاقوامی امن وسلامتی کا قیام۔
- ملکوں کے مابین منصفانہ اور باوقار تعلقات قائم کرنا۔
- بین الاقوامی معاملات میں بین الاقوامی قوانین اور معاہدوں کا احترام کرنا۔
- ٹریبونل (ثالث) کی مدد سے بین الاقوامی تنازعات کو پُرامن طریقے سے حل کرنا۔

بھارت کی خارجہ پالیسی کے چند مزید مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

* پڑوسی ممالک اور دیگر ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات برقرار رکھتے ہوئے اپنے ملک کی سلامتی پر آنچ نہ آنے دینا۔ ملک کی جغرافیائی سرحد کی حفاظت سے سمجھوتا نہ کرنا۔
* بھارت کے اتحاد اور سالمیت کی حفاظت کرنا۔
* دوسرے ممالک میں رہنے والے بھارتیوں کے مفادات کی حفاظت کرنا۔ یہ ذمہ داری متعلقہ ملک میں بھارت کا سفارت خانہ انجام دیتا ہے۔
* بھارت کی معاشی ترقی کے لیے غیر ممالک کے ساتھ معاشی اور تجارتی تعلقات قائم کرنا۔

بھارت کی خارجہ پالیسی کا جائزہ:

ہم بھارت کی خارجہ پالیسی کا جائزہ دو مرحلوں میں لیں گے۔ پہلا مرحلہ آزادی کے بعد سے ۱۹۹۰ء تک اور دوسرا مرحلہ ۱۹۹۰ء سے تا حال ہوگا۔

بھارت کی خارجہ پالیسی : ابتدائی مرحلہ

پنڈت نہرو نے ابتدائی دور میں بھارت کی خارجہ پالیسی تشکیل دی۔ ملک کی خارجہ پالیسی کے ذریعے انھوں نے نوآبادیاتی نظام کی مخالفت کی۔ عالمی نوعیت کا کردار نبھاتے ہوئے انھوں نے عالمی امن وسلامتی کو ترجیح دی۔ اُس دور میں بھارت کی خارجہ پالیسی پر تین باتوں کا اثر تھا۔ (۱) کسی بھی حکومت کے دباؤ کے بغیر تمام بین الاقوامی واقعات کے تجزیے کی کوشش اور امن قائم رکھنا ہمیشہ بھارتی خارجہ پالیسی کی اہم خصوصیت رہی ہے۔ (۲) پاکستان اور چین سے درپیش خطرات کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ (۳) خودکفیل ہونے پر اصرار اور خودکفالت پر مبنی خارجہ پالیسی اُس وقت کی خارجہ پالیسی کی خاصیت رہی ہے۔

انتہائی ابتدائی دور میں بھارت نے اپنی خارجہ پالیسی کے ذریعے براعظم ایشیا کے دیگر ممالک سے اپنے تعلقات میں بہتری کی کوششیں کیں۔ اُس دور میں ایشیائی ممالک سے تعاون کرکے ترقی کا مقصد حاصل کرنے اور اپنی آزادی کا تحفظ کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ علاقائی ترقی کا یہ تصوّر بعد کے دور میں افریقہ تک پھیل گیا۔ لیکن کچھ افرو-ایشیائی ممالک امریکہ اور سوویت روس کی سرد جنگ کے دوران فوجی تنظیموں کے رکن بن گئے جس کی وجہ سے علاقائی ترقی کی رفتار رُک سی گئی۔ اس کے بعد جو ممالک سرد جنگ کے دوران فوجی تنظیموں میں شامل نہیں ہوئے انھوں نے عدم وابستگی کے تصوّر کی حمایت کی۔ امن اور آزادی عدم وابستگی کے بنیادی اصول قرار پائے۔

اس زمانے میں بھارت کو پڑوسی ممالک سے نمٹنا پڑا۔ بھارت اور پاکستان کے درمیان کشمیر کے مسئلے پر ۴۸-۱۹۴۷ء اور پھر ۱۹۶۵ء میں جنگیں ہوئیں۔ ۱۹۷۱ء میں پاکستان سے ہوئی تیسری جنگ کے بعد بنگلہ دیش پاکستان سے الگ ہوکر آزاد ملک بن گیا۔ ۱۹۷۰ء کی دہائی میں بھارت کی خارجہ پالیسی میں ایک قسم کا استحکام پایا جاتا ہے۔ بھارت جنوبی ایشیا میں ایک مضبوط علاقائی طاقت بن کر اُبھرا۔ ۱۹۷۴ء میں جوہری جانچ کے ذریعے جوہری تحقیق کے شعبے میں بھارت نے اپنی طاقت منوالی۔ ۱۹۸۰ء کے بعد سے البتہ کچھ تبدیلیاں رونما ہونا شروع ہوئیں۔ جنوبی ایشیائی ممالک میں باہمی تعاون کے فروغ کے لیے سارک (SAARC) نامی تنظیم کا قیام عمل میں آیا۔ چین کے ساتھ تعلقات میں بہتری کے لیے بھارت نے مذاکرات شروع کیے۔ سلامتی کے شعبے میں تعاون کے لیے بھارت نے امریکہ کے ساتھ لین دین کا آغاز کیا۔

پہلا مرحلہ : ۱۹۴۷ء تا ۱۹۹۰ء

* سرد جنگ کے پس منظر میں بھارت نے عدم وابستگی اختیار کی۔ عدم وابستگی کی وجہ سے تمام ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات اور ترقی کے لیے مختلف ممالک سے مناسب تعاون حاصل کرنے کو ترجیح دی گئی تھی۔ اسی وجہ سے اپنی ترقی کے لیے بھارت کو دونوں سپر پاور ممالک سے تعاون حاصل کرنا ممکن ہو پایا۔

* اس زمانے میں دفاعی نظام کو مضبوط بنانے پر زور دیا جاتا تھا جس کے لیے نئی ٹکنالوجی بر آمد کی گئی۔ اس کام میں سوویت روس، فرانس اور جرمنی نے بھارت کے ساتھ تعاون کیا۔

اسی عرصے میں بھارت کو کئی مسائل کا بھی سامنا کرنا پڑا جن میں پاکستان سے جنگ، بنگلہ دیش کا قیام اور چین سے جنگ شامل ہیں۔

بھارت کی خارجہ پالیسی میں پنڈت جواہر لال نہرو کی خدمات :

- ان کا موقف تھا کہ ہمیں عالمی یا بین الاقوامی واقعات کا آزادانہ تجزیہ کرنا چاہیے۔
- انھوں نے قیامِ امن کی پالیسی پر مستقل مزاجی سے عمل کیا۔

دوسرا مرحلہ : ۱۹۹۱ء سے تا حال

* دوسرے مرحلے میں بھارت کی خارجہ پالیسی مزید وسیع اور تیز گام ہو گئی۔ سرد جنگ کے خاتمے کے بعد سیاسی اور عسکری تعلقات کی ترجیحی اہمیت باقی نہیں رہی۔ خارجہ پالیسی میں معیشت، تجارت، تعلیم اور ٹکنالوجی جیسے موضوعات شامل ہو گئے۔ ۱۹۹۱ء کے بعد بھارت نے معاشی نظام پر سرکاری عمل دخل کم کرکے آزادانہ معاشی پالیسی اختیار کی جس کی وجہ سے پڑوسی ممالک کے ساتھ تجارت میں اضافہ ہوا۔ عالمی تجارت میں بھی ہماری شمولیت میں اضافہ ہوا۔ معاشی ترقی کی شرح میں اضافے کی کوششیں ہونے لگیں۔

کیا آپ تلاش کر سکتے ہیں؟

- معاشی ترقی کی شرح کسے کہتے ہیں؟
- بھارت، نیپال اور بھوٹان کی معاشی ترقی کی شرح کی جدول بنائیے۔

* ۱۹۹۰ء کی دہائی کے بعد جنوب مشرقی ایشیائی ممالک یعنی سنگاپور، تھائی لینڈ، ویتنام وغیرہ سے بھارت کے معاشی تعلقات مضبوط ہوئے۔ اسرائیل، جاپان، چین، یورپی یونین کے ساتھ ملک کے کاروباری لین دین میں اضافہ ہوا۔

* بین الاقوامی اور علاقائی سطح کی معاشی تنظیموں میں بھارت کی شمولیت میں اضافہ ہوا مثلاً G-20 اور BRICS (Brazil, Russia, India, China, South Africa)

برِکس کا نشانِ امتیاز (لوگو)

عمل کیجیے۔

بھارت اور امریکہ کے بیچ بہت سی باتیں مشترک ہیں۔ مثلاً دونوں ممالک میں جمہوریت رائج ہے۔ اسی قسم کی مزید مشترک باتیں تلاش کر کے ایک پروجیکٹ تیار کیجیے۔

* امریکہ کے ساتھ ہمارے تعلقات میں مضبوطی آئی ہے۔ باہمی اعتماد میں اضافہ ہوا ہے۔ بین الاقوامی گروہ میں بھارت کا مقام اونچا ہوا ہے۔

* جوہری پالیسی بھارت کی خارجہ پالیسی کا ایک اہم حصہ ہے۔ جوہری توانائی کا مفہوم اور استعمال کا مطالعہ آپ نے تاریخ، جغرافیہ یا کیمیا جیسے مضامین میں کیا ہوگا۔ جوہری قوت کی اہمیت کے پیش نظر بھارت نے آزادی کے فوراً بعد جوہری پروگرام شروع کیا جس کے لیے جوہری توانائی کمیشن اور جوہری توانائی محکمہ قائم کیا گیا۔ جوہری توانائی کمیشن یعنی ایٹومک ایزجی کمیشن کے پہلے صدر ڈاکٹر ہومی بھابھا تھے۔ جوہری توانائی کی تیاری اگرچہ اس کمیشن کا مقصد تھا لیکن اس کے ساتھ ہی فوجی صلاحیت کو فروغ دینا بھی اس کے اہم مقاصد میں شامل تھا۔ ۱۹۷۴ء میں بھارت نے پوکھرن میں پہلی جوہری جانچ کی۔ ۱۹۹۸ء میں بھارت نے دوسری جوہری جانچ کے بعد جوہری اسلحہ تیار کیا ہے۔ جوہری اسلحہ بردار لانچر بھی تیار کیے گئے جس کے لیے فضائیہ اور بحریہ کو اس کا اہل بنایا گیا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

جوہری اسلحہ نہایت خطرناک اور ہلاکت خیز ہوتا ہے۔ اس لیے اس کے استعمال کی نوبت کبھی نہ آنے دینے کی مسلسل کوششیں کرنا ضروری ہوتا ہے۔ جوہری اسلحہ کی توسیع کو روکنے کے لیے مندرجہ ذیل دو معاہدے کیے گئے ہیں۔

(۱) جوہری اسلحہ توسیع بندی معاہدہ (NPT)

(۲) ہمہ جہت جوہری جانچ انسداد معاہدہ (CTBT)

ان دونوں معاہدوں میں موجود شرائط صرف بڑے ممالک کے مفاد میں ہیں، اس لیے بھارت نے آج تک ان معاہدوں پر دستخط نہیں کیے ہیں۔

عمل کیجیے۔

جوہری اسلحہ بنانے والے ممالک کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ جوہری اسلحہ کی توسیع کو روکنے کے لیے اپنی جماعت کی جانب سے ایک درخواست تیار کیجیے۔ اسے اخبارات میں شائع کروانے کی کوشش کیجیے۔

بھارت اب جوہری اسلحے سے لیس ملک ہے لیکن ایک ذمہ دار جوہری ملک کا کردار بھی نباہ رہا ہے۔ ترکِ اسلحہ کی مساعی کی بھارت نے ہمیشہ حمایت کی ہے کیونکہ بھارت ہمیشہ عالمی امن وسلامتی کا خواہاں رہا ہے۔ اپنے ملک کی خارجہ پالیسی کا جائزہ لینے کے بعد اگلے سبق میں ہم بھارت کے دفاعی نظام کا مطالعہ کریں گے۔

مشق

(۱) ذیل میں سے مناسب متبادل چن کر بیان مکمل کیجیے۔

ا۔ .... جوہری توانائی کمیشن کے قیام کا اہم مقصد تھا۔

(الف) فوجی قوت میں اضافہ کرنا

(ب) جوہری جانچ کرنا

(ج) جوہری اسلحہ کی توسیع روکنا

(د) جوہری توانائی کی پیداوار کرنا

۲۔ .... دنیا کے تمام ممالک کا سب سے اہم مقصد بن گیا ہے۔

(الف) جوہری ترقی　　(ب) معاشی ترقی

(ج) جوہری جانچ　　(د) دفاعی نظام

۳۔ بھارت کی خارجہ پالیسی میں مندرجہ ذیل کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔

(الف) آزادانہ معاشی پالیسی

(ب) باہمی انحصار

(ج) عدم وابستگی

(د) جوہری ترقی

۴۔ ۱۹۷۴ء میں بھارت نے .... کے مقام پر جوہری جانچ کی۔

(الف) شری ہری کوٹا　　(ب) تھمبا

(ج) پوکھرن　　(د) جیتاپور

(۲) مندرجہ ذیل بیانات صحیح ہیں یا غلط، وجوہات کے ساتھ لکھیے۔

۱۔ بھارت - چین تعلقات کی بہتری کے لیے پنڈت جواہر لال نہرو کی خدمات قابلِ ذکر ہیں۔

۲۔ اٹل بہاری واجپائی نے پاکستان کے ساتھ تعلقات میں بہتری کے لیے پہل کی۔

(۳) مندرجہ ذیل اصطلاحات کی وضاحت کیجیے۔

۱۔ بھارت کی خارجہ پالیسی

۲۔ قومی مفادات

۳۔ عالمی امن

(۴) جوہری اسلحہ سازی کی وجہ سے عالمی امن کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ اپنی رائے دیجیے۔

(۵) مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ بھارت کی خارجہ پالیسی جن قدروں پر مبنی ہے، ان پر روشنی ڈالیے۔

۲۔ بھارت - چین تعلقات کی بہتری کے لیے جن لوگوں نے قابلِ ذکر خدمات انجام دی ہیں، ان کے بارے میں معلومات دیجیے۔

۳۔ بھارت کی خارجہ پالیسی کے مقاصد تحریر کیجیے۔

(۶) مندرجہ ذیل تصوّراتی خاکہ مکمل کیجیے۔

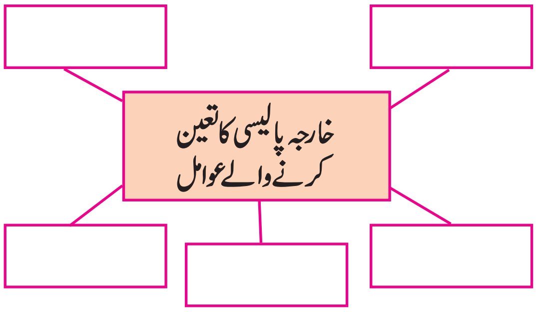

سرگرمی:

قدیم زمانے میں جن ممالک کے ساتھ بھارت کے تجارتی تعلقات قائم تھے، ان کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔